قرآن مجید کا مطالعہ

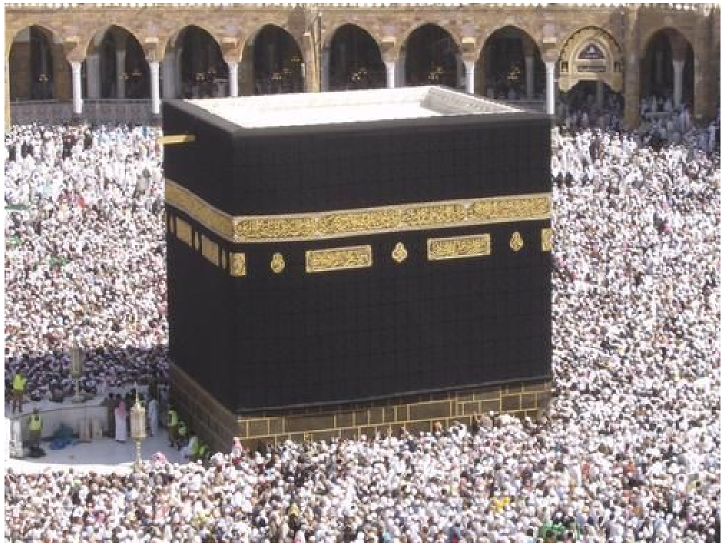

سورۃ الحشر 59۔۔۔اہل ایمان کا تزکیہ نفس جبکہ بنی اسرائیل اور منافقین کی فائنل وارننگ، کلیئر وضاحت اور سزا

Muhammad Mubashir Nazir (MS Islamic Studies, MBA, FCCA, CIA, CISA, CRMA)
www.mubashirnazir.org & mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ الحشر 59 کا موضوع (Topic)

اہل ایمان کا تزکیہ نفس جبکہ بنی اسرائیل اور منافقین کی اتمام حجت یعنی فائنل وارننگ، کلیئر وضاحت اور سزا

- آیات 1-5: اہل کتاب کے لیے سزا کا اعلان
- آیات 6-10: اہل ایمان کے لیے فائنانشل پالیسی
- آیات 11-21: منافقین اور اہل کتاب کے ساتھ اہل ایمان کا معاہدہ تاکہ مجرم کو واضح ہو جائے کہ اس نے جرم کیا کرتے رہے ہیں۔
- آیات 22-24: اللہ تعالی کی طاقت اور اہل ایمان کا ان سے تعلق

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ الحشر 59۔۔۔اہل ایمان کا تزکیہ نفس جبکہ بنی اسرائیل اور منافقین کی فائنل وارننگ، کلیئر وضاحت اور سزا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.	اللہ کے نام سے جو سراسر رحمت ہے کیونکہ اس رب کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ. (1)	زمین اور آسمانوں کی ہر چیز نے اللہ کی عبادت کی ہے جبکہ وہی رب، طاقتور اور وزڈم کا مالک ہے۔
هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ ۚ مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ يَخْرُجُوا ۖ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ مَانِعَتُهُمْ حُصُونُهُمْ مِنَ اللَّهِ فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا ۖ وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ ۚ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ. (2)	وہی رب ہے جس نے اہل کتاب کے منکروں کو پہلے حشر (پولیس ایکشن) کے لیے اُن کے گھروں سے نکال باہر کر دیا ہے۔ آپ کو گمان نہ تھا کہ وہ کبھی اس طرح نکل بھی سکیں گے۔ وہ بھی یہی سمجھ رہے تھے کہ اُن کے قلعے انہیں اللہ تعالی کے عذاب سے بچالیں گے۔ لیکن اللہ تعالی ان پر وہاں سے آ پہنچا، جہاں سے انہوں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا جبکہ ان کے دلوں میں ہیبت ڈال دی تھی۔ وہ اپنے گھر اپنے ہاتھوں سے اجاڑ رہے تھے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے بھی۔ اے آنکھیں رکھنے والے حضرات! آپ عبرت حاصل کر لیجیے۔
وَلَوْلَا أَنْ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ. (3)	اگر اللہ تعالی نے ان کے لیے (اِسی طرح) جگہ جگہ سے اجڑنے کی سزا کنفرم نہ ہو چکی ہوتی تو وہ انہیں دنیا ہی میں عذاب دے ڈالتا اور قیامت میں تو اُن کے لیے آگ کا عذاب ہے ہی صحیح۔
ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۖ وَمَنْ يُشَاقِّ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ. (4)	(اہل کتاب کی موجودہ زندگی میں سزا کی) وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اللہ تعالی اور اس کے رسول کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو شخص اللہ کا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے تو وہ اِسی انجام کو پہنچ جاتے ہیں کیونکہ اللہ تعالی سخت سزا دینے والا ہے۔

سورۃ الحشر 59: اہل کتاب کے لیے موجودہ زندگی میں سزا

مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ. (5)	(انہیں اعتراض ہے تو پروانہ کیجیے کیونکہ) کھجوروں کے جو درخت (اِن پر حملے کے وقت) آپ نے کاٹ دیے یا جنہیں ان کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا تو یہ اللہ تعالی کے اجازت سے ہی ہوا تاکہ وہ اِن نافرمانوں کو رسوا کر دے۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے میں اہل کتاب پر ذمہ داری یہ دی کہ وہ دیگر تمام اقوام میں اللہ تعالی کا پیغام پہنچا دیں۔ اس کے ساتھ انہی اہل کتاب پر موجودہ زندگی میں جزا یا سزا کا سلسلہ کر دیا تاکہ باقی تمام انسانوں کو واضح ہو جائے کہ ہر انسان کا رزلٹ آخرت میں ایسا ہی ہو گا۔ اہل کتاب میں بنی اسرائیل اور امت مسلمہ مسلمان ہیں۔ ان کی تاریخ میں یہی رزلٹ آیا ہے کہ جب ان کی لیڈرشپ نے اللہ تعالی کے احکامات پر عمل کیا تو پھر وہی پوری زمین کے سپر پاور بن گئے لیکن جب انہوں نے اللہ تعالی کے احکامات پر عمل نہیں کیا اور گناہ کرتے رہے تو پھر ان پر سزا یہ نافذ ہوئی کہ وہ دوسری اقوام کے سامنے سرنڈر ہوتے رہے۔ آپ چاہیں تو یہودی اور عیسائی علماء کی تاریخی کتابیں پڑھ لیجیے تو یہی رزلٹ ہے جس کی تفصیل بائبل میں موجود ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کی تاریخ میں بھی یہی جزا یا سزا کا سلسلہ جاری رہا ہے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت مدینہ منورہ میں بن گئی تو اس وقت بنی اسرائیل کے تین قبیلے رہتے تھے اور قرآن مجید میں انہی سے ڈسکشن جاری رہی۔ ان سے معاہدہ یہ ہوا کہ وہ مسلمانوں پر حملہ نہیں کریں گے اور اگر مدینہ منورہ میں مشرکین نے حملہ کیا تو مسلمان ان کی سکیورٹی کریں گے اور یہودی ان کی مدد کریں گے۔ اس معاہدے کے خلاف بنو قینقاع اور بنو نضیر نے اہل ایمان پر سازشی حملے کیے تو ان پر جلاوطنی کی سزا نافذ ہوئی کہ وہ اپنے قلعے چھوڑ کر مدینہ منورہ سے نکل جائیں۔ تیسرا قبیلہ بنو قریظہ کئی سال تک ایسی حرکت نہیں کرتے رہے لیکن جب پورے عرب کے تمام قبائل نے مدینہ منورہ پر حملہ کیا تو بنو قریظہ نے دوستی کر لی کہ تم سب مدینہ پر باہر سے حملہ کرو اور ہم اندر سے اہل ایمان پر حملہ کریں۔

بنی اسرائیل کے لیے جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پولیس ایکشن کیا تو ان کے کچھ درختوں کو کاٹنا پڑا تاکہ ان پر ایکشن کیا جا سکے۔ اس میں بنی اسرائیل نے اعتراض کیا کہ درخت کاٹنا تو گناہ ہے۔ اس پر اللہ تعالی نے جواب دیا ہے۔

شام اور فلسطین۔۔۔ایکسل ایج 1000BC-30CE

وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ۖ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ۖ قَالَ وَمِن ذُرِّيَّتِي ۖ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ۔

یاد کیجیے جب اللہ نے ابراہیم کو چند امتحانات سے آزمایا تو وہ ان میں کامیاب ہوئے، تو اس نے فرمایا: "میں آپ کو انسانوں کا امام بنانے والا ہوں۔" ابراہیم نے عرض کیا: "تو کیا میری اولاد سے بھی یہی وعدہ ہے؟" فرمایا: "میرا وعدہ ظالموں سے متعلق نہیں ہے۔" (البقرۃ 2:124)

حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی امت مسلمہ کے ساتھ اللہ تعالی کا معاہدہ

(اے بنی اسرائیل!) اگر تم میری شریعت پر چلو گے اور میرے احکام کو ماننے میں محتاط رہو گے تو میں تمہارے لئے بروقت بارش برساؤں گا، زمین اپنی پیداوار دے گی اور میدان کے درخت اپنے پھل دیں گے۔۔۔ تم اپنے ملک میں حفاظت سے بسے رہو گے اور میں ملک میں امن بخشوں گا۔ تم سوؤ گے اور کوئی تمہیں پریشان نہ کرے گا۔۔۔ تمہارے 5 آدمی تو 100 دشمنوں کو اکھاڑ پھینکیں گے اور تمہارے 100 آدمی 10,000 دشمنوں پر غالب آئیں گے۔۔۔۔

اگر تم میرے احکامات نہیں سنو گے۔۔۔ میرے عہد کی خلاف ورزی کرو گے تو میں ناگہانی دہشت، گھلا دینے والی بیماریوں اور بخار تم پر بھیجوں گا جو تمہاری بینائی سلب کر لیں گے اور تمہاری جان لے لیں گے۔ تم بیکار بیج بوؤ گے کیونکہ ان کا پھل تمہارے دشمن کھائیں گے۔ میں تمہارا مخالف ہو جاؤں گا اور تم اپنے دشمنوں سے شکست کھاؤ گے۔۔۔ میں تمہارے اوپر آسمان کو لوہے اور نیچے زمین کو کانسی کی بنا دوں گا (یعنی تمہیں ان سے فائدہ حاصل نہ ہو گا۔) زمین تمہیں پیداوار نہ دے گی اور نہ ملک کے درخت تمہیں فائدہ دیں گے۔۔۔ میں تمہارے شہروں کو کھنڈرات میں تبدیل کر دوں گا۔۔۔ تمہیں قوموں میں منتشر کر دوں گا۔۔۔۔ تم اپنے دشمنوں کے ملکوں میں رہو گے۔۔۔ جب تک وہ دشمنوں کے ملک میں رہیں گے، میں انہیں بالکل مسترد نہ کروں گا اور نہ ہی ان کے ساتھ ایسی نفرت کروں گا کہ ان کے ساتھ اپنے عہد کو توڑ کر انہیں فنا کر دوں۔ میں خداوند ان کا خدا ہوں۔ (بائبل۔ کتاب احبار، باب 26)

بنی اسرائیل کے ساتھ جزا یا سزا کی تفصیل خود بنی اسرائیل کے اسکالرز نے بائبل میں لکھ دی ہے کہ سچ مچ اس کا رزلٹ کیا ہوا اور یہی مسلم اسکالرز نے تاریخ میں یہی لکھا ہے۔

ابراہیمی ملینیم (2000-1000BC) مصر اور فلسطین

- ❑ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت جو فلسطین، سینا، مصر اور عرب ممالک میں ایک ہزار سال تک پھیلتی رہی۔
  - ✓ پہلے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ الصلوۃ والسلام کی عرب قبائل میں دعوت اور مکہ مکرمہ میں حرم شریف کی تعمیر 2000-1900BC
  - ✓ دوسرے بیٹے حضرت اسحاق علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت کی ذمہ داری۔۔۔ فلسطین 2000-1900BC
  - ✓ ان کی اولاد حضرت یعقوب اور یوسف علیہما الصلوۃ والسلام کی مصر میں دعوت 1850BC
  - ✓ بنی اسرائیل کی مصر میں دعوت کا عروج 1850-1400BC
  - ✓ مصری فرعون کی بنی اسرائیل پر ظلم و ستم اور غلامی 1400-1271BC
- ❑ حضرت موسی وہارون علیہما الصلوۃ والسلام کی دعوت 1300-1200BC
  - ✓ فرعون کی طرف اتمام حجت اور پوری ملٹری کو سمندر میں غرق کر دیا
  - ✓ سینا میں بنی اسرائیل کی تربیت
  - ✓ فلسطین کی طرف فتوحات 1200-1000BC
- ❑ حضرت داؤد اور سلیمان علیہما الصلوۃ والسلام کی حکومت میں بنی اسرائیل کا عروج 1000-930BC
- ❑ جب جرم کیا تو پھر مغلوبیت کی سزا کا سلسلہ 600BC-Today

اہل کتاب بنی اسرائیل کے ساتھ اللہ تعالی کا معاہدہ

- حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام اوران کے صحابہ کرام یوشع اور کالب رضی اللہ عنہما کے ذریعے فلسطین کی فتوحات۔۔۔1300-1000BC
- تورات کے احکام عشرہ (Ten Commandments)

1. میرے حضور تم غیر معبودوں کو نہ ماننا۔
2. تم کسی بھی چیز کی صورت کا خواہ وہ اوپر آسمانوں میں یا نیچے زمین پر یا پانیوں میں ہو، بت نہ بنانا۔
3. تم خداوند اپنے خدا کا نام بری نیت سے نہ لینا کیونکہ جو اس کا نام بری نیت سے لے گا، **خدا اسے بے گناہ نہ ٹھہرائے گا۔**
4. سبت (ہفتے) کے دن کو یاد سے پاک رکھنا۔ چھ دن تم محنت سے کام کرنا لیکن ساتواں دن خداوند تمہارے خدا کا سبت ہے۔ اس دن نہ تو تم کوئی کام کرنا اور نہ ہی تمہارا بیٹا یا بیٹی، نوکر یا نوکرانی، تمہارے چوپائے اور تمہارے پاس مقیم مسافر کوئی کام کریں۔
5. اپنے باپ اور ماں کی عزت کرنا تاکہ تمہاری عمر اس ملک میں جو خداوند تمہارا خدا تمہیں دیتا ہے، دراز ہو۔
6. تم (کسی کا) خون نہ کرنا۔
7. تم زنا نہ کرنا۔
8. تم چوری نہ کرنا۔
9. تم اپنے پڑوسی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دینا۔
10. تم اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ نہ کرنا۔ تم اپنے پڑوسی کی بیوی (کے حصول) کا لالچ نہ کرنا اور نہ ہی اس کے غلام یا کنیز کا، نہ اس کے بیل یا گدھے کا اور نہ ہی کسی اور چیز کا۔ (واضح رہے کہ یہاں پڑوسی کا لفظ جرم کی برائی کو واضح کرنے کے لیے ورنہ یہ جرائم کسی کے خلاف بھی جائز نہ تھے۔) بائبل۔ کتاب خروج 3:17-20

بنی اسرائیل اہل احکامات پر عمل کرتے رہے تو وہ دنیا کی سپر پاور بنتے رہے جو موجودہ زندگی میں جزا ملتی رہی تھی۔ پھر جب انہی ٹین کمانڈمنٹس کے خلاف گناہ کرنے لگے تو اسی زندگی میں سزا بھی ملتی رہی۔

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا پہاڑی کا لیکچر 25CE۔۔۔اللہ تعالی کے ساتھ معاہدے کے خلاف بنی اسرائیل کا عمل

- جو کوئی اپنے بھائی کو گالی دیتا ہے وہ عدالت عالیہ میں (خدا کے سامنے) جوابدہ ہو گا۔
- تم سن چکے ہو کہ زنا نہ کرنا، لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی کسی عورت پر بری نظر ڈالتا ہے وہ اپنے دل میں پہلے ہی اس کے ساتھ زنا کر چکا ہوتا ہے۔
- اپنے مذہبی فرائض محض لوگوں کو دکھانے کے لئے نہ کرو کیونکہ تمہارا آسمانی باپ اس پر تمہیں اجر نہ دے گا۔
- جب تم خیرات تو ڈھنڈورا پٹوا کر نہ دو۔ جب تم روزہ رکھو تو ریاکاروں کی طرح اپنا منہ اداس نہ بناؤ۔ ریاکاروں کی طرح عبادت خانوں اور بازاروں کے موڑ پر کھڑے ہو کر دعا مت کرو۔ دعا میں رٹے رٹائے جملے نہ دوھراؤ۔
- اگر تم لوگوں کے قصور معاف نہ کرو گے تو تمہارا خدا بھی تمہارے قصور معاف نہ کرے گا۔
- اپنے لئے زمین پر مال وزر جمع نہ کرو جہاں کیڑا اور زنگ لگ جاتا ہے اور چور نقب لگا کر چرا لیتے ہیں بلکہ اپنے لئے آسمان پر خزانہ جمع کرو جہاں کیڑا اور زنگ نہیں لگتا اور نہ چور نقب لگا کر چراتے ہیں۔ کیونکہ جہاں تمہارا مال ہو گا وہیں تمہارا دل ہو گا۔
- عیب جوئی نہ کرو تاکہ تمہاری عیب جوئی بھی نہ ہو۔
- پاک چیز کتوں کو نہ دو اور اپنے موتی خنزیروں کے آگے نہ ڈالو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ انہیں پاؤں سے روند کر پلٹیں اور تمہیں پھاڑ ڈالیں۔ (یعنی اچھی چیز کم ظرف لوگوں کو نہ دو ورنہ وہ تمہی کو نقصان پہنچائیں گے۔)
- جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو۔ وہ تمہارے پاس بھیڑوں کے لباس میں آتے ہیں لیکن باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیے ہیں۔ تم ان کے پھلوں (تعلیمات) سے انہیں پہچان لو گے۔ (اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جھوٹے نبیوں اور مذہبی راہنماؤں کا فتنہ بنی اسرائیل میں تھی تھا۔)

بنی اسرائیل کے ہاں یہ گناہ تو 1-70CE میں جاری تھے اور افسوس اب ہم مسلمانوں میں بھی یہی عمل شروع ہوئے تو پھر دونوں طرف سزا ملتی رہی۔

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا پہاڑی کا خطبہ۔۔۔انتخاب

- شریعت کے عالم اور فریسی، موسی (علیہ الصلوۃ والسلام) کی گدی پر بیٹھے ہیں۔ لہذا جو کچھ یہ تمہیں سکھائیں اسے مانو اور اس پر عمل کرو۔ لیکن ان کے نمونے پر مت چلو کیونکہ وہ کہتے تو ہیں مگر کرتے نہیں۔
- وہ ایسے بھاری بوجھ جنہیں اٹھانا مشکل ہے، باندھ کر لوگوں کے کندھوں پر رکھتے ہیں اور خود انہیں انگلی بھی نہیں لگاتے۔ (یعنی اپنی فقہی موشگافیوں اور نکتہ رسی سے دین کو بہت مشکل بنا کر لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتے۔)
- وہ ضیافتوں میں صدر نشینی چاہتے ہیں اور عبادت خانوں میں اعلی درجے کی کرسیاں، اور چاہتے ہیں کہ بازاروں میں لوگ انہیں جھک جھک کر سلام کریں اور 'ربی' کہہ کر پکاریں۔ لیکن تم ربی نہ کہلاؤ کیونکہ تمہارا رب ایک ہی ہے اور تم سب بھائی بھائی ہو۔
- اے شریعت کے عالمو اور فریسیو! اے ریاکارو! تم پر افسوس، کیونکہ تم نے آسمان کی بادشاہی (جنت) کو لوگوں کے داخلے کے لئے بند کر رکھا ہے، کیونکہ نہ تو خود اس میں داخل ہوتے ہو اور نہ ہی ان کو داخل ہونے دیتے ہو جو اس میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔
- اے شریعت کے عالمو اور فریسیو! اے ریاکارو! تم پر افسوس، تم بیواؤں کے گھروں پر قبضہ کر لیتے ہو اور دکھاوے کے لئے لمبی لمبی دعائیں کرتے ہو۔ تمہیں زیادہ سزا ملے گی۔
- اے شریعت کے عالمو اور فریسیو! اے ریاکارو! تم پر افسوس، کیونکہ تم کسی کو اپنا مرید بنانے کے لئے تو تری اور خشکی کا سفر کر لیتے ہو اور جب بنا لیتے ہو تو اسے اپنے سے دوگنا جہنمی بنا دیتے ہو۔ (یعنی اپنے سے دوگنا بے عمل بنا دیتے ہو۔)
- اے شریعت کے عالمو اور فریسیو! اے ریاکارو! تم پر افسوس، کیونکہ تم پودینہ، سونف اور زیرہ کا دسواں حصہ (عشر) تو خدا کے نام پر تو دیتے ہو لیکن شریعت کی زیادہ وزنی باتوں یعنی انصاف، رحم دلی اور ایمان کو فراموش کر بیٹھے ہو۔ تمہیں لازم تھا کہ یہ بھی کرتے اور وہ بھی نہ چھوڑتے۔
- اے اندھے رہنماؤ! تم مچھر تو چھانتے ہو اور اونٹ نگل جاتے ہو۔ (یعنی معمولی باتوں پر تو مین میخ نکالتے ہو لیکن دین کے بڑے بڑے احکامات کو فراموش کئے بیٹھے ہو۔)
- اے شریعت کے عالمو اور فریسیو! اے ریاکارو! تم پر افسوس، کیونکہ تم پیالے اور پلیٹ کو باہر سے تو صاف کر لیتے مگر ان میں لوٹ اور ناراستی (یعنی رزق حرام) بھری پڑی ہے۔
- اے شریعت کے عالمو اور فریسیو! اے ریاکارو! تم پر افسوس، کیونکہ تم نبیوں کے مقبرے تو بناتے ہو اور راستبازوں کی قبریں آراستہ کرتے ہو۔۔۔ میں تمہارے پاس نبیوں، داناؤں اور شریعت کے عالموں کو بھیج رہا ہوں۔ تم ان میں سے بعض کو قتل کر ڈالو گے، بعض کو صلیب پر لٹکا دو گے اور بعض کو اپنے عبادت خانوں میں کوڑوں سے مارو گے۔ (بائبل۔۔۔ متی انجیل)

بنی اسرائیل میں شریعت کے علماء فقہاء تھے اور ان کے صوفیاء ہی فریسی کہلاتے تھے۔

حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت کے انکار پر بنی اسرائیل کا رزلٹ (30BC-632CE)

1. **بنی اسرائیل** = مصر، کنعان اور فلسطین کی طرف دعوت

❖ بنی اسرائیل کے لیے جزا کا عروج۔۔ حضرت داؤد اور سلیمان علیہما الصلوۃ والسلام کی حکومت اور دعوت (1000-926BC)

❖ بنی اسرائیل کے لیے سزا اور زوال

✓ پہلا فساد: حضرت الیسع، الیاس، عاموس، یسعیاہ، یرمیاہ، حزقی ایل علیہم الصلوۃ والسلام کی دعوت لیکن ایمان نہ لانا اور انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو شہید کرنے کی کوشش (750-598BC)

✓ نتیجہ: بنی اسرائیل کو غلام بنا کر عراق میں مزدوری کرنا (598-522BC)

✓ بہتری: ذوالقرنین رحمۃاللہ علیہ کی حکومت اور حضرت عزیر علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت کی کامیابی پر بنی اسرائیل کی آزادی (522-458BC)

✓ دوسرا فساد: حضرت زکریا، یحیی اور عیسی علیہم الصلوۃ والسلام کی دعوت لیکن ان کے انکار اور شہید کرنے کی کوشش کے نتائج (198BC-70CE)

✓ نتیجہ: فلسطین میں لاکھوں بنی اسرائیل کا قتل عام اور جو بچ سکے تو وہ عرب صحرا میں قبائل کی شکل میں جلاوطنی (70CE-609CE)

✓ بنی اسرائیل کے لیے مسلسل سزا اور ان پر حضرت عیسی اور محمد رسول اللہ علیہما الصلوۃ والسلام کے ذریعے آخری دعوت (70CE-Now)

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرآن مجید کے ذریعے دعوت (609-632CE)

✓ مدینہ منورہ میں ہجرت اور دعوت (622-632CE) اور مدینہ منورہ کے بنی اسرائیل میں امن کا معاہدہ۔ یہودی قبائل بنو قینقاع، بنو نضیر اور بنو قریظہ

✓ مدینہ منورہ اور خیبر کے بنی اسرائیل نے معاہدے کے خلاف دشمنی کی سازشیں اور قرآن مجید میں ان سب کا ذکر ارشاد ہوا ہے۔ انہیں مدینہ منورہ سے جلاوطن کر کے خیبر میں رہائش اور مدینہ پر حملہ کرنے کی پلاننگ

انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی وارننگ کہ بنی اسرائیل معاہدہ توڑنے کے نتائج

پہلے فساد کی وارننگ ۔۔۔ حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام (1000-930BC)

”اگر انہوں نے ان (مشرک) اقوام کو ہلاک نہ کیا جیسا خداوند نے ان کو حکم دیا تھا بلکہ ان قوموں کے ساتھ اگر مل گئے، ان کے سے اگر کام سیکھ گئے اور ان کے بتوں کی پرستش کرنے لگے جو یہ ان کے لیے پھندا بن جائیں گے۔ بلکہ یہ لوگ تو اپنے بیٹوں کو شیاطین کے لیے قربان کریں گے اور معصوموں کو، یعنی اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو خون بہالیں گے۔۔۔۔ اس لیے خداوند کا قہر اپنے لوگوں پر پھٹک جائے گا اور اگر یہ اپنے میراث (تورات) سے نفرت کریں گے، پھر ان کو دیگر اقوام کے قبضے میں پھنس جائیں گے اور ان سے عداوت رکھنے والے ان پر حکمران بن جائیں گے۔ (زبور۔ 106:34-41)

پہلے فساد کے نتائج ۔۔۔ حضرت یسعیاہ علیہ الصلوۃ والسلام (750-598BC)

”آہ، خطاکار گروہ، بدکرداری سے لدی ہوئی قوم، بدکرداروں کی نسل، مکار اولاد جنہوں نے خداوند کو ترک کیا، اسرائیل کے قدوس کو حقیر جانا اور گمراہ و برگشتہ ہو گئے۔ تم کیوں زیادہ بغاوت کر کے اور مار کھاؤ گے۔“ (یسعیاۃ 1:4-5)

”تمہارے سردار گردن کش اور چوروں کے ساتھی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک رشوت دوست اور انعام طلب ہے۔ وہ یتیموں کا انصاف نہیں کرتے اور بیواؤں کے فریاد ان تک نہیں پہنچتی۔۔۔۔ ان کی سرزمین بتوں سے بھی بھری ہوئی ہے۔ وہ اپنے ہی ہاتھوں کی صنعت، یعنی اپنی ہی انگلیوں کی کاریگری کو سجدہ کرتے ہیں۔ (یسعیاۃ 1:24, 2:7-8)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل کتاب کے ساتھ معاہدہ

1. یہودی اپنا خرچ اٹھائیں گے اور مسلمان اپنا خرچ، اور یہ کہ اس معاہدے کے لیڈرز حملہ آور کے مقابلہ میں ایک دوسرے کی مدد کے پابند ہوں گے۔
2. وہ خلوص کے ساتھ ایک دوسرے کی خیر خواہی کریں گے اور ان کے درمیان نیکی اور حق رسانی کا تعلق ہوگا نہ کہ گناہ اور زیادتی کا۔
3. کوئی اپنے حلیف کے ساتھ زیادتی نہیں کریں گے اور یہ کہ مظلوم کی حمایت کی جائے گی۔
4. جب تک جنگ رہے، یہودی مسلمانوں کے ساتھ مل کر اس کے اخراجات اٹھائیں گے۔
5. اس معاہدے کے لیڈرز پر یثرب (مدینہ) میں کسی نوعیت کا فتنہ اور فساد کرنا حرام ہے۔
6. اس معاہدے کے لیڈرز کے درمیان اگر کوئی ایسا اختلاف رونما ہو جس سے فساد کا خطرہ ہو تو اس کا فیصلہ اللہ کے قانون (تورات) کے مطابق محمد رسول اللہ کریں گے۔
7. قریش اور اس کے حامیوں کو پناہ نہیں دی جائے گی۔
8. یثرب پر جو بھی حملہ آور ہو، اس کے مقابلے میں شرکاء معاہدہ ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔
9. ہر فریق اپنی جانب کے علاقے کی سکیورٹی کا ذمہ دار ہوگا۔

(ابن ہشام 150-147:2۔ تفسیر تفہیم القرآن 375)

اہل کتاب کا عمل

1. بنی قینقاع کا جرم اور سزا

- عبداللہ بن ابی منافق لیڈر کے ساتھ مل کر جعلی پراپیگنڈا
- خواتین پر ریب کا رجم
- سزا۔۔۔بنی قینقاع کی جلاوطنی (2H/624CE)

2. بنی نضیر کا جرم اور سزا

- سردار کعب بن اشرف۔۔۔ جنگوں کی شکست کا جعلی پراپیگنڈا
- اشتعال انگیز مرثیہ اور مسلم خواتین کے لیے اظہار عشق کی شاعری
- سزا۔۔۔کعب بن اشرف پر پولیس ایکشن (3H/625CE) اور بنی نضیر کی جلاوطنی (4H/626H)

3. بنی قریظہ کا جرم اور سزا

- جنگ خندق میں قریش کے ساتھ دوستی اور اندر سے حملہ کی پلاننگ
- سزا۔۔۔یہودیوں کی درخواست پر ان کے دوست سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے تورات کے احکامات کے مطابق سزا دی کہ تمام فوجیوں کا قتل اور سیویلین افراد کو ملازم بنا دیا۔۔۔احسان کے ذریعے آزادی یا فدیہ کا قانون (سورۃ محمد 47:4) کہ ملازمین کو آزاد کر دیا۔۔۔(5H/627CE)

بنو قینقاع اور بنو نضیر خیبر میں قلعوں میں سیٹل ہوئے اور مزید قبائل کے ساتھ مل کر مدینہ منورہ پر حملے کا پلان کیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پریونٹو ایکشن کیا اور بنی اسرائیل ہی مغلوب ہو گئے۔ انہوں نے درخواست کی کہ وہ خیبر میں کھیتوں پر کام کریں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاہدہ کر لیا کہ 50% آمدنی انہی کی ہے اور باقی رقم حکومت فنڈ میں رہے گی۔ جب کولیکشن کی جاتی تو ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ ذمہ دار تھے اور وہ اس طرح آدھا حصہ بناتے تو یہودی رو کر کہتے کہ اس انصاف سے ہی زمین و آسمان کا انصاف ہوتا ہے۔

جبل احد
Madinah
مسجد نبوی
المدينة المنورة
URWAH
Al Khalidiyyah Park
Masjid Quba
MAHZUR
King Fahad Central Park
بنو قریظہ
بنو نضیر
Aliat Mall - Kinan
Google Maps

https://www.google.com/maps/place/Khyber+Saudi+Arabia/@25.6878673,37.8728837,368799m/data=!3m2!1e3!4b1!4m6!3m5!1s0x15a3246f9cb8b757:0x51e003a0e69b56c4!8m2!3d25.8982015!4d39.4864411!16s%2Fg%2F11fpr98q1z?entry=ttu

عرب بنی اسرائیل کی مغلوبیت۔۔۔629CE – 1924CE
عہد رسالت میں خیبر کی جنگ اور یہودی قبائل کے قلعے ابھی تک موجود ہیں۔۔۔7H/629CE

سورة الحشر 59: اہل ایمان کے لیے فائنانشل پالیسی

وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (6)	(منافقین پوچھتے ہیں تو انہیں بتا دیجیے کہ) جو فنڈز اللہ تعالی نے (ان بنی اسرائیل کی طرف سے) اپنے رسول کی طرف پلٹا دیے تو اُن پر تم لوگوں نے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے (کہ تمہیں حصہ مل جائے۔) بلکہ اللہ تعالی ہی ہے جو اپنے رسولوں کو جن پر چاہتا ہے، غلبہ عطا فرما دیتا ہے کیونکہ اللہ تعالی ہر چیز پر طاقت رکھتا ہے۔
مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ ۚ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ. (7)	(اِس لیے) اللہ تعالی جو کچھ اپنے رسول کی طرف اِن شہروں کے لوگوں سے اٹھا کر فتح میں رسول کو دے دے تو پھر (اس کے اخراجات) اس طرح ہوں گے کہ اللہ، رسول اور ان کی فیملی، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے خاص رہے گا تاکہ **وہ تمہارے دولت مندوں ہی میں گردش نہ کرتا رہے**۔ رسول جو آپ کو دے دیں، وہ لے لیجیے اور جس چیز سے روکیں، اُس سے رک جایا کریں۔ اللہ تعالی سے وارننگ کو یاد رکھیے کیونکہ یقیناً اللہ بڑی سخت سزا دینے والا ہے۔
لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ. (8)	پھر یہ خاص فنڈز ان غریب مہاجرین کے لیے ہے جو اپنے گھروں اور جائیدادوں سے نکال باہر کیے گئے ہیں۔ یہ اللہ تعالی کا فضل اور اُس رب کی خوشنودی کی وجہ سے اللہ تعالی اور اُس کے رسول کی حمایت کرتے ہوئے نکل آئے ہیں اور یہی سچائی پر عمل کرنے والے لوگ ہیں۔

اسلامی حکومت میں فنڈز کے اخراجات پر ذمہ داریاں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکومت فنڈز کا استعمال۔۔۔ سورۃ الحشر 59 کے ارشادات

1. اللہ تعالی کا فنڈ۔۔۔ تعلیم کے ذریعے عوام اور اگلی نسل کے بچوں کی تعلیم
2. رسول اور ان کی فیملی کی تنخواہیں۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی فیملی کی ذمہ داری یہ تھی کہ وہ قرآن مجید پڑھاتے ہوئے تمام مردوں اور خواتین کی تربیت کر سکیں۔
3. یتیموں، مسکینوں، مسافروں کے لیے خاص فنڈ تاکہ وہ تمہارے دولت مندوں ہی میں گردش نہ کرتا رہے۔
4. صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حکومتی تنخواہیں۔۔۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو آپ کو دے دیں، وہ لے لیجیے اور جس چیز سے روکیں، اُس سے رک جائیے۔
5. غریب مہاجرین کے لیے ہے جو اپنے گھروں اور جائیدادوں سے نکال باہر کیے گئے ہیں۔ یہ حکم ان تمام انسانوں کے لیے جنہیں مذہبی جبر موجود ہو تو وہ ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں سیٹل ہو سکیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا فائنانشل مینجمنٹ معاہدہ

جب حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی حکومتوں میں عراق، ایران، فلسطین، مصر اور یمن فتح ہوئے تو اس زمانے کی سپر پاورز میں بادشاہوں کی زرخیز زمینیں مل گئیں۔ اس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پارلیمنٹ میں چھ دن تک گفتگو کرتے رہے کہ ان زمینوں سے فنڈز کا استعمال کیسے ہو؟ اس پارلیمنٹ میں مدینہ سے باہر سارے قبائل کے نمائندے موجود تھے۔ خلیفہ عمر رضی اللہ عنہ نے سورۃ الحشر کی انہی آیات سنا دیں تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اتفاق کر دیا کہ اسی حکومتی فنڈز کا استعمال ہو گا۔ مزید صورتیں سامنے آئیں تو فنڈز کو مزید استعمال یہاں ہوتا رہا:

- غیر مسلموں کو کھیتوں پر جاب۔۔۔ نہروں کا نظام اور کھیت کی مدد
- نصف غیر مسلموں کا حصہ اور نصف حکومت کا فنڈ۔۔۔ اس میں غیر مسلم متاثر ہوئے کہ بادشاہ تو انہیں آمدنی کا صرف 5% دیتے تھے لیکن اسلامی حکومت تو ہمیں 50% حصہ دے رہے ہیں۔ وہ انتہائی متاثر ہوئے اور پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کالجز میں مطالعہ کرنے لگے۔
- حکومت کو تمام انسانوں کی خدمت خواہ وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم۔۔۔ جو فنڈز بچ جاتا تو اسے تمام انسانوں کو تحفے کے طور پر دے دیتے۔ غربت اس طرح ختم ہوئی کہ لوگ زکوۃ کو لینا بھی پسند نہیں کرتے تھے۔ جو غلام باقی تھے تو انہیں رقم دے کر آزاد کرتے رہے تاکہ غلامی کا خاتمہ ہو جائے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے انتقال کے بعد بادشاہت شروع ہوئی اور انہوں نے کرپشن کے طریقے اختیار کرنے لگے۔ اس کے نتیجے میں انہی کے شہزادے ایک دوسرے سے جنگیں کرتے رہے اور فساد کرتے رہے۔ اسی کا نتیجہ یہی ہوا کہ مسلمانوں پر مغلوبیت کی وہی سزا ملی جو بنی اسرائیل کو ہو چکی تھی۔ موجودہ زمانے میں بھی اسلامی حکومت کو ایسے چیک کر سکتے ہیں۔

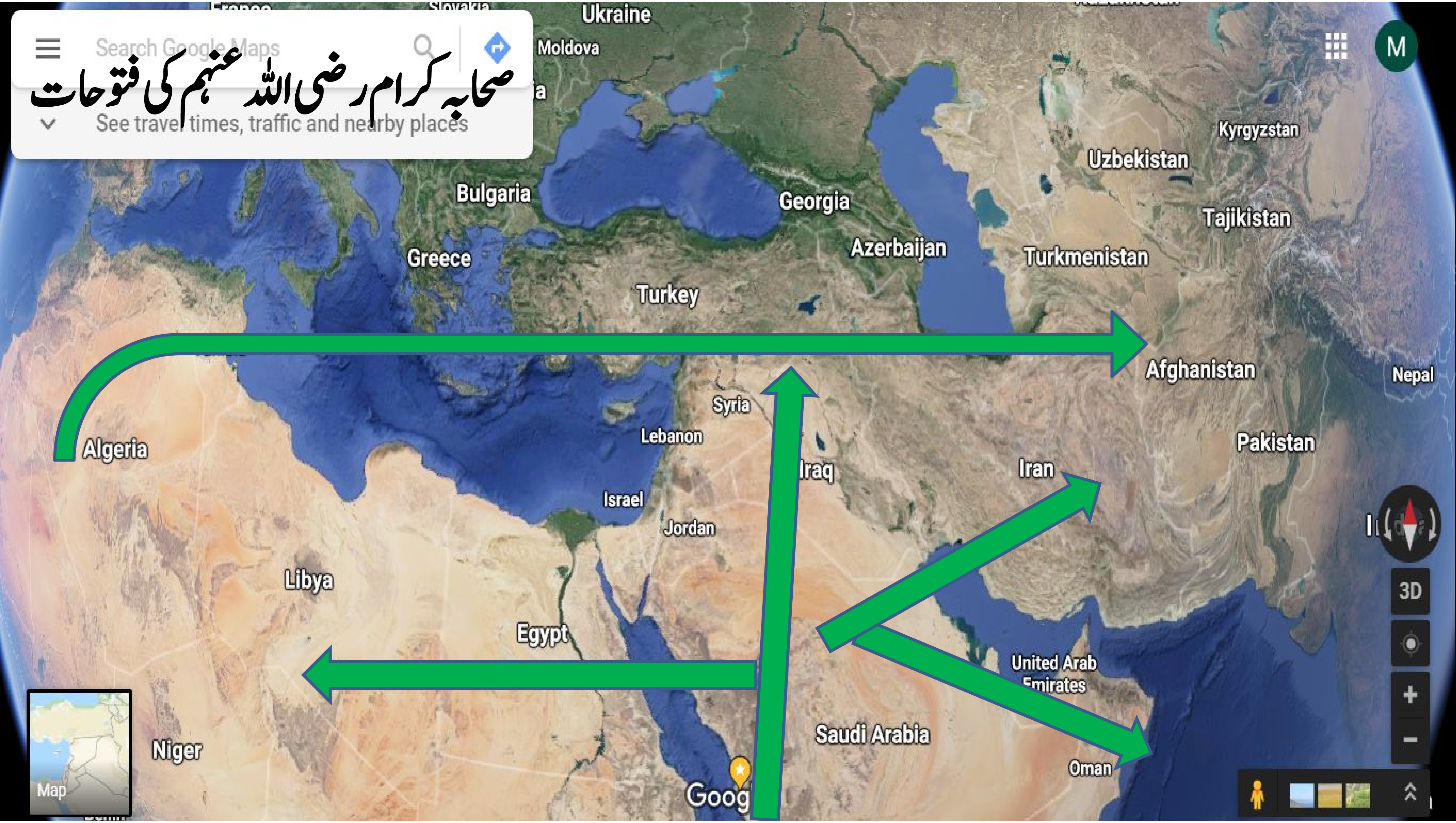
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فتوحات
Search Google Maps
See travel times, traffic and nearby places
Ukraine
Moldova
Bulgaria
Georgia
Azerbaijan
Greece
Turkey
Kyrgyzstan
Uzbekistan
Tajikistan
Turkmenistan
Afghanistan
Nepal
Syria
Lebanon
Algeria
Iraq
Iran
Pakistan
Israel
Jordan
Libya
Egypt
United Arab Emirates
Saudi Arabia
Oman
Niger
Map
3D

سورۃ الحشر 59: مہاجرین اور انصار کا تزکیہ نفس یعنی تعمیر شخصیت

وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ. (9)	جو لوگ اِس شہر (مدینہ منورہ) میں پہلے رہ رہے ہیں اور اپنا مخلص مضبوط ایمان کیے ہوئے ہیں، وہ (انصار) اُن لوگوں سے محبت رکھتے ہیں جو (اُن کے بعد اب) ہجرت کر کے اُن کی طرف آ رہے ہیں۔ جو کچھ اِن مہاجرین کو دیا جا رہا ہے، اس سے اپنے دلوں میں کوئی خلش محسوس نہیں کرتے بلکہ انہیں اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں، خواہ اپنی جگہ خود ضرورت مند ہی ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو خود غرضی سے بچا لیے جائیں تو وہی فلاح پانے والے ہیں۔
وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ. (10)	(مزید مہاجرین) جو ان کے بعد آئے ہیں، وہ بھی یہی دعا کرتے ہیں کہ اے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دیجیے جو ایمان لانے میں ہم پر سبقت لے چکے ہیں اور اِن اہل ایمان کے لیے ہمارے دلوں میں کوئی بغض نہ پیدا ہونے دیجیے گا۔ اے ہمارے رب! آپ بڑے مہربان ہیں اور آپ کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔

مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل مکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہجرت کر کے آئے۔ اس کے بعد کئی سالوں تک مختلف علاقوں کے دیگر قبائل کے اہل ایمان مدینہ منورہ میں آتے رہے۔ اس میں سینکڑوں کتابوں میں آپ پڑھ سکتے ہیں کہ انصار اور مہاجرین کا رویہ کیسا تھا۔ اس کی چند مشہور مثالیں حاضر ہیں:

- ❑ ہر انصاری صحابی کو ایک مہاجر صحابی سے بھائی ہونے کا معاہدہ ہو گیا۔
- ❑ انصاری صحابی نے مہاجر بھائی کو کھیتوں کی زمین دے دی کہ آپ اس میں کاشت کاری کریں اور آمدنی حاصل کریں۔
- ❑ بہت سے مہاجر مردوں کی انصار خواتین سے شادیاں ہوئیں جبکہ انصار مردوں نے مہاجر خواتین سے شادیاں کیں۔
- ❑ حکومتی ملٹری اور بیوروکریٹس کی ذمہ داری مہاجرین اور انصار سب کو ہوئی اور سب پارلیمنٹ مل کر ہی فیصلے کرتے تھے۔

سورۃ الحشر 59: منافقین کا اہل کتاب کے ساتھ معاہدہ

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ. (11)	آپ نے دیکھا نہیں کہ جو لوگ منافقت میں مبتلا ہیں؟ وہ اپنے اُن اہل کتاب بھائیوں سے کہتے ہیں جو (رسول اللہ کے) منکر ہیں: ”تمہیں نکالا گیا تو ہم بھی لازماً تمہارے ساتھ نکلیں گے اور تمہارے معاملے میں ہم کسی کی بات کبھی نہیں مانیں گے۔ تم سے اگر جنگ کی گئی تو ضرور تمہاری مدد کریں گے۔“ مگر اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ بالکل جھوٹے ہیں۔
لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوتِلُوا لَا يَنْصُرُونَهُمْ وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ. (12)	وہ نکالے گئے تو یہ ہر گز ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے اور ان سے جنگ کی گئی تو یہ ہر گز ان کی مدد بھی نہ کریں گے۔ بالفرض کریں گے بھی تو لازماً بھاگ کر دکھائیں گے، پھر کہیں سے کوئی مدد نہ پا سکیں گے۔
لَأَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ مِنَ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ. (13)	ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر آپ کی (حکومت کی) دہشت ہے، اِس لیے کہ یہ ایسے لوگ ہیں جو سمجھ ہی نہیں سکتے ہیں۔
لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُحَصَّنَةٍ أَوْ مِنْ وَرَاءِ جُدُرٍ ۚ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ ۚ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ. (14)	یہ کبھی اکٹھے ہو کر آپ کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے، بلکہ قلعہ بند بستیوں میں بیٹھ کر یا دیواروں کے پیچھے چھپ کر ہی لڑیں گے۔ ان کی آپس میں سخت مخالفت ہے۔ آپ انہیں اکٹھا سمجھتے ہیں، حالانکہ ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔ اِن کا یہ حال اس لیے ہے کہ یہ عقل سے کام نہیں لیتے ہیں۔

سورۃ الحشر 59: منافقین کے لیے فائنل وارننگ

كَمَثَلِ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ۖ ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ. (15)	(یہ منافقین جن قبائل کو مدینہ منورہ میں حملہ کرنے پر اکسا رہے ہیں،) اُن کے ساتھ بھی وہی ہو گا جو ان کے پچھلوں کے ساتھ ہوا تھا۔ جو ابھی کچھ پہلے اپنے کیے کا مزہ چکھ چکے ہیں اور مزید ان کے لیے ایک دردناک عذاب منتظر ہے۔
كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ. (16)	یہ بالکل شیطان کی طرح ہیں کہ وہ انسان سے کہتا ہے کہ منکر ہو جاؤ اور جب وہ منکر ہو جاتا ہے تو کہتا ہے کہ میرا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ میں تو اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔
فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ. (17)	چنانچہ دونوں کا انجام یہ ہے کہ دونوں جہنم ہی میں جائیں تاکہ ہمیشہ اُسی میں رہیں، اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔

منافقین کا مقصد یہی تھا کہ وہ حکومت پر قبضہ کر سکیں تاکہ سارے حکومتی فنڈز پر قبضہ کر سکیں۔ اس کے لیے وہ کئی سازشیں کرتے لیکن ہمیشہ ناکام ہوتے تھے۔ ان کی سازش یہ بھی تھی کہ کئی غیر مسلم قبائل کے ساتھ پلاننگ کرتے کہ وہ مدینہ پر حملہ کریں اور ہم آپ کی مدد کریں گے تاکہ فتح کے بعد آپ کو اتنا فنڈ ملے گا۔ اللہ تعالیٰ نے منافقین کی اس پلاننگ کو ناکام کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں جنگ بدر، احد اور خندق کے حملے ہوئے۔ اس میں منافقین نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مدد نہیں کی لیکن نہ ہی کفار کی مدد کر سکے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے بعد کئی قبائل نے انکار کیا تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فوج نے ایکشن کیا اور ان منافق اور منکرین قبائل کے قلعے تباہ کر دیا۔ اگلی جنریشن میں عثمان، علی اور معاویہ رضی اللہ عنہم کے زمانے میں پراپیگنڈا کی سازش کر کے بغاوتی جنگیں کرتے رہے لیکن ناکام رہے۔

سورۃ الحشر 59: منافقین کے لیے اتمام حجت یعنی فائنل وارننگ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ.(18)	اہل ایمان ! اللہ تعالی سے وارننگ سن لیجیے تاکہ ہر شخص دیکھ لے کہ اس نے مستقبل کے لیے کیا فنڈ اکٹھا کر لیا ہے۔ اللہ تعالی سے خبردار رہیے کیونکہ اللہ تعالی یقیناً جانتا ہے جو کچھ آپ لوگ کر رہے ہیں۔
وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ.(19)	آپ ان (منافقین) کی طرح نہ ہو جایئے گا جو اللہ تعالی کو بھول گئے چنانچہ اللہ تعالی نے بھی خود انہی کو (اپنی عنایت سے) بھلا دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہی نافرمان ہیں۔
لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۚ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ. (20)	جہنم اور جنت میں جانے والے کبھی برابر نہ ہوں گے۔ یہ صرف جنت میں جانے والے ہی ہیں جو کامیاب ہوں گے۔
لَوْ أَنْزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۚ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ. (21)	(اِن کے دل پتھروں سے بھی زیادہ سخت ہیں، ورنہ حقیقت یہ ہے کہ) اگر اس قرآن کو ہم کسی پہاڑ پر اتار دیتے تو آپ دیکھ لیتے کہ وہ اللہ تعالی کی خشیت سے دب کر پھٹ جاتا۔ یہ مثالیں ہم لوگوں کو اِس لیے سنا رہے ہیں تاکہ وہ لوگ غور کر سکیں۔

سورۃالحشر 59: اللہ تعالی کی صفات۔۔۔آخری خطبہ

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۖ هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ.(22)	وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔ وہی اللہ غائب و حاضر کا جاننے والا ہے اور وہی سراسر رحمت ہے کیونکہ اس کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ.(23)	وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی خدا نہیں: پاورفل، خوبصورت ہستی، سراسر سلامتی، امن دینے والا، نگہبان، غالب، پاورفل اور عظمت کا مالک ہے۔ اللہ تعالی کا اُن لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے جو یہ کسی اور خدا سمجھ دیتے ہیں۔
هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ ۖ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ.(24)	وہی اللہ ہے جو (مخلوق کا) نقشہ بنانے، وجود میں لانے اور جسم دینے والا رب ہے۔ سب اچھے نام اسی اللہ تعالی کے ہیں۔ زمین اور آسمانوں کی سب چیزیں اس رب کی عبادت کرتی ہیں کیونکہ وہی رب زبردست اور بڑی وزڈم کا مالک ہے۔

عام طور پر اسماء حسنہ کہا جاتا ہے جو اللہ تعالی کا پاکیزہ نام ہے۔ اللہ تعالی نے واضح کر دیا ہے کہ یہ سارے اچھے نام، اللہ تعالی ہی کے ہیں کیونکہ اللہ تعالی ہی شاندار صفات موجود ہیں۔

Contact Details

Muhammad Mubashir Nazir

MS-Islamic Studies, MBA, FCCA, CISA, CIA, CRMA

Email: mubashirnazir100@gmail.com

Web: www.mubashirnazir.org

Quranic Studies Books & Lectures:

https://mubashirnazir.org/2022/11/16/%d8%b9%d9%84%d9%88%d9%85-%d8%a7%d9%84%d9%82%d8%b1%d8%a2%d9%86-%d9%be%d8%b1%d9%88%da%af%d8%b1%d8%a7%d9%85/

https://mubashirnazir.org/lectures/

تقابلی مطالعہ کا ترجمہ اور تفاسیر کا انتخاب: تفسیر البیان، تفسیر تفہیم القرآن، تدبر القرآن، ضیاء القرآن، معارف القرآن، تفسیر المیزان اور The Message of Quran
https://drive.google.com/drive/u/0/folders/1t4LonZnX6kYGOewLs1KcaNrJZ8niPF0t